حمد باری تعالیٰ

از جناب مولانا ماہر القادری

محب محترم مولانا ماہر القادری نے سفرنامۂ پاکستان میں اپنا تذکرہ پڑھ کر اڈیٹر برہان کو ایک خط لکھا ہے اور ساتھ ہی حمد باری تعالیٰ کے عنوان سے اپنی ایک تازہ نظم برہان کو عنایت فرمائی ہے جو زور بیان اور بلاغت کا شاہکار ہے چونکہ خط ایک ادبی نوعیت رکھتا ہے اس لئے ہم نظم کے ساتھ خط بھی شائع کر رہے ہیں اور مولانا کے شکر گذار ہیں۔

(برہان)

یہ مرا ایمان ہے میرے خدا تیرے سوا
کوئی داتا ہے نہ کوئی دوسرا مشکل کُشا

صرف تیری ذات بے ہمتا ہے علام الغیوب
تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے وہ خلا ہو یا مَلا

سب ترے بندے ہیں تو معبود اور مسجود ہے
سب ترے محتاج ہیں کیا اولیا کیا انبیا

ذات تیری ماورائے فہم و ادراک و قیاس
سوچنا چاہے تو دم گھٹنے لگے جبریل کا

حکم سے تیرے زمین و آسمان گردش میں ہیں
تابعِ فرماں ہیں تیرے بحر و بر، آب و ہوا

ماہ و انجم لالہ و گل، تیری قدرت کا ظہور
ہر کمال و حسن و خوبی ہر صفت تیری عطا

ذرہ ذرہ پتہ پتہ تیری صنعت کا گواہ
بلبل و قمری ہیں تیری حمد میں نغمہ سرا

رازق و خلاق ربِ مشرقین و مغربین
مقتدر، قادر، قدیر و مالکِ روزِ جزا

تیری خلاقی کا مظہر، تیری قدرت کی دلیل
عالمِ کون و فساد از ابتدا تا انتہا

نور و ظلمت، خیر و شر، رنج و خوشی، موت و حیات
عزت و ذلت، سرور و غم، زوال و ارتقا

خندۂ گل، گریۂ شبنم، خزاں ہو یا بہار
آب و آتش، برق و باراں، سب کا خالق ہے خدا

کون ہے تیرے سوا بندہ نواز و دستگیر
تو ہی سنتا ہے شکستِ شیشۂ دل کی صدا

تیری حکمت اور مشیت کتنی رنگارنگ ہے — زہر بھی پیدا کیا، تریاق بھی پیدا کیا
زیب دیتی ہے، تجھی کو سروری و برتری — تو سزاوارِ عبادت، تجھ کو سجدہ ہے روا
تو جو چاہے ریت کے تودوں سے ہوں چشمے رواں — تو نہ چاہے سانس لے سکتی نہیں موجِ صبا
کُلُّ شَیءٍ ھَالِکٌ جز وجہِ رَبّ العالمین — ذاتِ حق باقی ہے اور سب کا مقدر ہے فنا
بزمِ ہستی کیا ہے تیرے حرفِ کُن کا ہے ظہور — اک اشارے میں[1] ترے قائم ہوئے ارض و سما
ہر صفت ہے بے مثال و بے نظیر و لاشریک — ذات کی کیا ہو صفت لا ابتدا لا انتہا
ربِ تشریعی بھی تو ہے ربِ تکوینی بھی تو — ہر جگہ، ہر سمت، ہردم حکم چلتا ہے ترا
ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے اشہد اَن لا الٰہ — پتہ پتہ کی زباں ہے اور رحمتِ کبریا
عقل سکتے میں ہے تخئیل بفکر دم بخود — دخل کیا تنزیہ میں تشبیہ اور تمثیل کا
التفات ایسا کہ آتش بن گئی باغِ خلیل — بے نیازی وہ کہ مقتل ہے زمینِ کربلا
تو نے بخشی ہے زمیں کو قوتِ روئیدگی — حکم سے تیرے ہے برگ و شاخ کی نشوونما
تو وہ قادر تیری قدرت عرش و کرسی کو محیط — ہے تیری فرمانروائی میں ظہورِ استوا
رہنمائی کے لئے مبعوث فرمائے رسولؐ — مدتوں تک یہ مقدس سلسلہ چلتا رہا

ہو گیا اتمامِ نعمت آنے والے آچکے
آخری نقطہ پہ یہ دورِ نبوت رُک گیا

اور پھر تشریف لے آئے محمد مصطفیٰ — حبذا صلِّ علیٰ اھلاً و سھلاً مرحبا
مطلعِ صبحِ نبوت مقطعِ دورِ رسلؑ — داعئ حق، صاحبِ معراج ختم الانبیا
ذاتِ اقدسؐ محترم، فخرِ عرب نازِ عجم — رحمۃ للعلمین، شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
زیست لاحاصل محمدؐ کی اطاعت کے بغیر — یاالٰہی ہم کو توفیقِ اطاعت ہو عطا

قلبِ خاشع، علمِ نافع، رزقِ واسع چاہئے
موت جب آئے تو پھر ایمان پر ہو ختامہ[2]

[1] "سے" بھی پڑھا جاسکتا ہے۔
[2] "خاتمہ"